دہشت گردی

اور

فتنۂ خوارج

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

کا

مبسوط

تاریخی فتویٰ

منہاج القرآن پبلیکیشنز

MINHAJ-UL-QURAN PUBLICATIONS

دہشت گردی
اور
فتنہ خوارج

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

کا

مبسوط
تاریخی فتویٰ

دہشت گردی اور فتنۂ خوارِج

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کا مبسوط تاریخی فتویٰ

اِہتمامِ اِشاعت : فریدِ ملّتؒ رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ Research.com.pk

مطبع : منہاجُ القرآن پرنٹرز، لاہور

اِشاعتِ اَوّل : جنوری 2010ء (5,000)

اِشاعتِ دُوُم : مارچ 2010ء (3,000)

اِشاعتِ سوم : اپریل 2010ء (3,000)

اِشاعتِ چہارُم : مئی 2010ء (3,000)

اِشاعتِ پنجم : جون 2010ء (5,000)

اِشاعتِ ششم : اگست 2010ء (5,000)

ISBN 978-969-32-0846-7

مِنہاجُ القرآن پبلیکیشنز

365- ایم، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون: 35168514، 111-140-140 (+92-42)

یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور، فون: 37237695 (+92-42)

’’رسول اکرم ﷺ نے ننگی تلوار لینے دینے سے منع فرمایا۔‘‘

ننگی تلوار کے لینے دینے میں جہاں زخمی ہونے کا احتمال ہوتا ہے وہاں اسلحہ کی نمائش سے اِشتعال انگیزی کا بھی خدشہ رہتا ہے۔ اسلام کے دینِ خیر و عافیت اور مذہبِ امن و سلامتی ہونے کا اس سے بڑا اور کیا ثبوت ہوسکتا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے کھلے بندوں اسلحہ کی نمائش پر پابندی لگا دی، تا کہ نہ تو اسلحہ کی دوڑ شروع ہو اور نہ ہی اس سے کسی کو threat کیا جا سکے۔ مذکورہ حدیث میں لفظ مَسْلُول اِس اَمر کی طرف اشارہ کر رہا ہے کہ ریاست کے جن اداروں کے لیے اسلحہ ناگزیر ہو وہ بھی اس کو غلط استعمال سے بچانے کے لیے foolproof security کے انتظامات کریں۔

درج بالا بحث سے ثابت ہوتا ہے کہ جب اسلحہ کی نمائش، دکھاوا اور دوسروں کی طرف اس سے اشارہ کرنا سخت منع ہے تو اس کے بل بوتے پر ایک مسلم ریاست کے نظم اور اتھارٹی کو چیلنج کرتے ہوئے آتشیں گولہ و بارود سے مخلوقِ خدا کے جان و مال کو تلف کرنا کتنا بڑا گناہ اور ظلم ہوگا!

۳۔ مسلمانوں کے قتل اور فساد انگیزی کی ممانعت

اسلام نہ صرف مسلمانوں بلکہ بلاتفریقِ رنگ و نسل تمام انسانوں کے قتل کی سختی سے ممانعت کرتا ہے۔ اسلام میں کسی انسانی جان کی قدر و قیمت اور حرمت کا اندازہ یہاں سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس نے بغیر کسی وجہ کے ایک فرد کے قتل کو پوری انسانیت کے قتل کے مترادف قرار دیا ہے۔ اللہ ﷻ نے تکریم انسانیت کے حوالے سے قرآن حکیم میں ارشاد فرمایا:

مَنْ قَتَلَ نَفْسًام بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِی الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا.(۱)

---

(۱) المائدۃ، ۵: ۳۲

’’جس نے کسی شخص کو بغیر قصاص کے یا زمین میں فساد (پھیلانے کی سزا) کے (بغیر، ناحق) قتل کر دیا تو گویا اس نے (معاشرے کے) تمام لوگوں کو قتل کر ڈالا۔‘‘

اس آیت مبارکہ میں انسانی جان کی حرمت کا مطلقاً ذکر کیا گیا ہے جس میں عورت یا مرد، چھوٹے بڑے، امیر و غریب حتی کہ مسلم اور غیر مسلم کسی کی تخصیص نہیں کی گئی۔ مدعا یہ ہے کہ قرآن نے کسی بھی انسان کو بلاوجہ قتل کرنے کی نہ صرف سخت ممانعت فرمائی ہے بلکہ اسے پوری انسانیت کا قتل ٹھہرایا ہے۔ جہاں تک قانونِ قصاص وغیرہ میں قتل کی سزا، سزائے موت (capital punishment) ہے، تو وہ انسانی خون ہی کی حرمت وحفاظت کے لئے مقرر کی گئی ہے۔

۴۔ دورانِ جنگ کسی شخص کے اِظہارِ اسلام کے بعد اُس کے قتل کی ممانعت

ہم آئندہ صفحات میں تفصیل سے اس بات کا جائزہ لیں گے کہ اسلام دورانِ جنگ اسلامی لشکر کو کس قدر احتیاط کی تعلیم دیتا ہے حالانکہ دنیا کی تمام اقوام کے ہاں یہ قول مشہور ہے کہ جنگ اور محبت میں ہر چیز جائز ہوتی ہے۔ مگر پیغمبر اسلام ﷺ کی سیرت و سنت سے ہمیں جنگ کے اضطرابی اور حساس لمحات میں بھی احتیاط اور عدل سے کام لینے کا سبق ملتا ہے۔ درج ذیل حدیث مبارکہ میں ہمیں یہ تعلیم ملتی ہے کہ قتل کے خوف سے ہی سہی، جب ایک شخص نے کلمہ پڑھ کر اظہار اِسلام کر دیا تو اس کے قتل پر بھی حضور ﷺ نے سخت اِظہارِ ناراضگی فرمایا، چہ جائے کہ کلمہ گو مسلمان اور اہل علم حضرات صرف اس لیے قتل کر دیے جائیں کہ وہ باغی گروہ کے انتہاء پسندانہ نظریات سے اختلاف رکھتے ہیں۔ حدیث ملاحظہ کریں:

۱۔ حضرت اُسامہ بن زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: